QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

پاکستان میں مذہبی سیاحت: معاشی امکانات اور عالمی تعلقات

Religious Tourism in Pakistan: Economic Potential and Global Relations

Muhammad Zahir
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore
Dr. Zahid Lateef
Chairman, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore

Abstract

This article analyzes the concept, scope, and significance of religious tourism in Pakistan by examining its linguistic and conceptual foundations in Arabic, Qur'ānic usage, and English terminology, alongside historical and contemporary perspectives. It highlights Pakistan's rich religious and cultural diversity, encompassing sacred sites of Islam, Buddhism, Sikhism, Hinduism, and Christianity, and assesses the current state of tourism with a focus on religious tourism as a key sector. The study identifies major challenges such as infrastructure, governance, security, and policy gaps, while emphasizing the economic, social, and diplomatic potential of religious tourism in terms of employment, foreign exchange, interfaith harmony, and global image-building. It concludes that strategic planning and sustainable development of religious tourism can significantly contribute to Pakistan's socio-economic growth and international standing.

دنیا کی تمام تہذیبوں میں سفر اور سیر وسیاحت کو ایک خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ یہ نہ صرف تفریح اور معلومات کا ذریعہ بنتی ہے بلکہ مختلف اقوام و معاشروں کے باہمی تعلقات اور ثقافتی تبادلے میں بھی مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔اسلام نے بھی انسان کو غور و فکر، مشاہدۂ کائنات اور زمین میں سیر کرنے کی دعوت دی ہے۔اسی تناظر میں "سیاحت" کا مفہوم نہ صرف لغوی اور اصطلاحی سطح پر اہمیت کا حامل ہے بلکہ اس کے مختلف مترادفات کا فہم بھی ضروری ہے۔ اس لیے اس آرٹیکل میں سیاحت کے لغوی ماخذ، عربی زبان میں اس کے استعمالات اور فقہی و اصطلاحی تفہیم پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے،تاکہ قاری سیاحت کے اصل مفہوم اور اس کے مختلف دائرہ ہائے کار کو بہتر طور پر سمجھ سکے۔اور ساتھ ہی مذہبی سیاحت کی تعریف کو بھی شامل کیا گیا ہے۔۔

" سیاحت " عربی زبان کا لفظ ہے، اس کا مادہ " سَيَحَ " ہے، جس کا مطلب سفر کرنا، گھومنا، سیر کرنا ہوتا ہے۔لسان العرب میں ابن منظور نے "سیح "(س، ی، ح) مادہ کے تحت "سیاحۃ" اور اس کے مشتقات کو یوں بیان کیا ہے:

> "سیح "کا بنیادی معنی ہے زمین کی سطح پر بہنے والا ظاہر پانی۔ "سَاحَ يَسِيحُ" کا مطلب ہے پانی کا زمین پر بہنا۔اس کا جمع "سُیُوح" اور "أَسیاح" آتا ہے۔اگر کوئی ندی یا نالہ بہادی جائے تو اسے "أَسَاحَ النَّهرَ" کہا جاتا ہے۔"سیح "وہ پانی ہے جو بغیر کسی مصنوعی طریقے کے خود بخود زمین پر جاری ہوتا ہے،اسی لیے

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

حدیث میں فرمایا گیا: "ما سُقِي بالسَّيح فَفِيهِ العُشرُ" یعنی جو فصل بہتے پانی سے سیراب ہو، اس میں عشر (دسواں حصہ) واجب ہے۔"ساحَتِ البئرُ" کا مطلب ہے کنویں کا پانی اُبل پڑا یا بہنے لگا۔ "سیاحة" کا مفہوم ہے عبادت یا ریاضت کے لیے زمین میں سفر کرنا، جیسا کہ قدیم راہب کیا کرتے تھے۔ حدیث "لا سياحة في الإسلام" میں مراد یہ ہے کہ اسلام میں خانقاہی ترکِ دنیا اختیار کرنا یا جماعتوں سے الگ ہونا پسندیدہ نہیں، بلکہ اجتماعیت مطلوب ہے۔ بعض اقوال کے مطابق "سیاحة" کا مطلب یہاں زمین میں شر پھیلانے والے لوگوں کا پھرنا ہے۔ "مسیح" کا لفظ بھی اسی سیاق میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زمین میں سیر کرتے، جہاں رات ہوتی، وہیں قیام کرکے عبادت کرتے۔ یہاں "مسیح" فاعل کے معنی میں مفعول ہے۔ "المِسیاح" وہ شخص ہوتا ہے جو نمامی اور شر کے لیے زمین میں سیر کرے۔ حضرت علیؓ کے قول میں آیا ہے: "أُولئك أُمَّةُ الهُدى ليسوا بالمَساييح ولا بالمَذاييع البُذُرِ" یعنی ہدایت یافتہ لوگ وہ نہیں جو زمین میں فساد پھیلائیں یا فحاشی نشر کریں۔[1]

اس عبارت سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے:

1. ساحَ فی الأرضِ یعنی: چلنا پھرنا، زمین میں گھومنا

"ساح فلان في الأرض" کا مطلب ہے: وہ زمین میں چلا، سفر کیا، سیاحت کی۔[2]

2. السَّائِحُونَ

ٱلتَّٰٓئِبُونَ ٱلۡعَٰبِدُونَ ٱلۡحَٰمِدُونَ ٱلسَّٰٓئِحُونَ [3]

یہاں "السائحون" سے مراد بعض مفسرین کے نزدیک روزہ دار ہیں، جبکہ بعض دیگر کے نزدیک مراد اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے، یا زاہد، عبادت گزار لوگ ہیں جو دنیا سے منہ موڑ کر اللہ کی تلاش میں سفر کرتے ہیں۔

3. السیاحة عند العرب قدیماً

پرانے عرب معاشرے میں "سیاحة" کا مفہوم صرف تفریحی سفر نہ تھا بلکہ اس میں تجسس، تلاشِ علم، روحانی پاکیزگی، یا عبادت کا عنصر بھی شامل تھا۔

[1] محمد بن مکرم ابن منظور، لسان العرب، حواشی از الیازجی و دیگر لغویین، بیروت: دار صادر، 1414ھ/1993، طبع ثالث، ج2، ص492–493

[2] ابن منظور، محمد بن مکرم. لسان العرب. ج2، ص492،

[3] التوبہ 9: 112

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

4۔"ساح الماء" یعنی: پانی بہہ گیا۔

یہاں سے بھی یہ مفہوم نکلتا ہے کہ سفر، حرکت اور بہاؤ "سِیاحة" کے بنیادی عناصر ہیں۔[4]

5. سیاحت لغوی اعتبار سے زمین میں سیر کرنے، گھومنے پھرنے، عبرت حاصل کرنے، عبادت یا زہد و ریاضت کی غرض سے سفر کرنے کو کہتے ہیں۔

الغرض "سِیاحة" کا لفظ عربی زبان میں صرف "سفر" یا "تفریح" کے محدود مفہوم میں نہیں آتا، بلکہ اس کا لغوی مفہوم درج ذیل نکات پر مشتمل ہوتا ہے:

- زمین میں سیر و سفر کرنا
- کسی مقصد کے تحت (عبادت، تعلیم، زہد، عبرت) گھومنا
- بہاؤ اور حرکت (پانی کی طرح)
- اللہ کی رضا کے لیے دنیا سے کنارہ کش ہو کر روحانی سفر اختیار کرنا
- زاہد اور عبادت گزار بن کر زندگی بسر کرنا۔

سیاحت کے مترادفات

سفر

سیاحت کا ایک مترادف سفر ہے۔ شرعی اصطلاح میں سفر سے مراد یہ ہے کہ 40 کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کو طے کرنا۔ امام راغب اصفہانی کہتے ہیں:

> اصل میں اس کے معنی کشف غطاء یعنی پردہ اٹھانے کے ہیں اور یہ اعیان کے ساتھ مخصوص ہے جیسے سفر العمامة عن الراس اس نے سر سے عمامہ اتار دیا۔ سعر عن الوجہ چہرہ کھولا اور سفر البیت کے معنی گھر میں جھاڑو دینے اور کوڑا کرکٹ صاف کرنے کے ہیں اور جھاڑو کو مسفرة اور اس گرد و غبار کو سفیر کہا جاتا ہے جو جھاڑو دے کر دور کی جاتی ہے۔ الاسفار (افعال) یہ الوان کے ساتھ مختص ہے یعنی کسی رنگ کے ظاہر ہونے پر بولا جاتا ہے۔ چناچہ قرآن میں ہے:۔ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ [المدثر/34] اور قسم ہے صبح کی جب

[4] ابن منظور، محمد بن مکرم. لسان العرب. ،ج2، ص492،

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

روشن ہو۔ اور فرمایا: ۔ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ [عبس/36] کتنے منہ اس روز چمک رہے ہوں گے ۔ اور حدیث «أَسْفِرُوا بِالصُّبْحِ تُؤجَرُوا» صبح خوب روشن ہونے کے بعد نماز پڑھا کرو تو زیادہ ثواب ملے گا۔ میں اسفروا اسفرت کے محاورہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی روشنی میں داخل ہونے کے ہیں جیسے اصبحت (میں صبح میں داخل ہوا) سفر الرجل اس نے سفر کیا اور سافر (مسافر) کی جمع سفر آتی ہے جیسے راکب کی جمع رکب رد علی ہذا القیاس) اور سافر کے معنی ہیں اس نے سفر کیا یہ خاص کر باب مفاعلۃ سے آتا ہے گویا اس میں جانبین یعنی وطن اور آدمی کے ایک دوسرے سے دور ہونے کے معنی کا لحاظ کیا گیا ہے۔ اور سفر سے ہی سفرۃ کا لفظ مشتق ہے جس کے معنی بعام سفر یا توشہ دان ہیں جس میں سفری کھانا رکھا جاتا ہے قرآن میں ہے: ۔ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ [النساء/43] اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو۔[5]

"السَّفْر" کی مذکورہ بالا لغوی اور قرآنی وضاحت سے متعدد اہم **لسانی، معنوی، صرفی، نحوی اور قرآنی نکات** اخذ کیے جا سکتے ہیں ذیل میں ان نکات کو **عنوانات** کی صورت میں یوں بیان کیا گیا ہے:

لغوی معنی: پردہ ہٹانا یا کسی شے کا ظاہر ہونا

"السَّفْر" کے بنیادی معنی "کشف الغطاء" یعنی پردہ ہٹانے یا کسی چھپی ہوئی چیز کے ظاہر ہونے کے ہیں۔ اس مفہوم میں یہ لفظ عام طور پر اجسام یا اشیاء کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے عمامہ (پگڑی) یا خمار (نقاب) کو سر یا چہرے سے ہٹانا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "السَّفْر" اصل میں کسی چیز کو نمایاں اور عیاں کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔

عملی مثالیں: اشیاء سے پردہ ہٹانا

جیسے کہ کہا گیا: "سَفَرَ العمامةَ عن الرأس" یعنی اس نے سر سے عمامہ اتارا۔

اسی طرح "سَفَرَ الخمارَ عن الوجه" یعنی چہرے سے پردہ ہٹایا۔[6]

یہ سب استعمالات "سفر" کے اس مفہوم کو واضح کرتے ہیں کہ یہ ظاہریت یا انکشاف سے متعلق ہے، نہ کہ صرف جسمانی حرکت سے۔

[5] الأصفهاني، الحسین بن محمد۔ المفردات في غریب القرآن۔ محقق: صفوان عدنان الداودی، دمشق/بیروت: دار القلم، الدار الشامیۃ، 1412ھ، ص: 412

[6] ایضا

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

گھر کی صفائی اور جھاڑو کے مفہوم میں استعمال

"سَفَرُ البَیتِ" کا مطلب ہے گھر کی صفائی یا جھاڑو دینا۔ یہاں "المِسْفَر" جھاڑو کو کہا گیا ہے اور "السفیر" اس گرد و غبار کو جسے جھاڑو سے صاف کیا جاتا ہے۔ یہ استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ "سفر" نہ صرف اجسام سے پردہ ہٹانے کے لیے بلکہ کسی جگہ کو صاف کرنے اور آشکار کرنے کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔[7]

قرآنی سیاق میں لفظ "إِسْفار" کا استعمال

"الإسفار" کو "الوان" یعنی رنگوں کے ظاہر ہونے کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ المدثر آیت 34 میں ہے:

"وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ"[8]

یعنی "قسم ہے صبح کی جب وہ روشن ہو جائے"۔

یہاں "أسفر" صبح کی روشنی کے ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہے، جو کہ لفظ "سفر" کی روشنی، انکشاف اور وضاحت کے مفہوم کو اور تقویت دیتا ہے۔

سورۃ عبس میں چہروں کے روشن ہونے کا بیان

سورۃ عبس آیت 36 میں فرمایا گیا:

"وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ"[9]

یعنی "اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے"۔

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ "سفر" کا مفہوم چہرے کی خوشی، سکون اور نورانیت کو ظاہر کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

حدیث سے استشہاد: اسفروا بالصبح تؤجروا

حدیث: أَسْفِرُوا بالصّبح تؤجروا[10] "یعنی" صبح خوب روشن ہو جائے تو نماز پڑھا کرو تاکہ زیادہ اجر ملے"

یہاں بھی "أسفروا" کا مفہوم روشنی میں داخل ہونے یا روشنی کے مکمل ظاہر ہونے سے ہے، جو "سفر" کے انکشاف اور وضاحت کے مفہوم کی وسعت کو ظاہر کرتا ہے۔

---

[7] الأصفهاني، الحسین بن محمد۔ المفردات في غريب القرآن۔، ص: 412

[8] مدثر 74: 34

[9] عبس 80: 36

[10] ترمذی، محمد بن عیسی، ابو عیسی، جامع، بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998م، رقم: 58

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سفر کے عمومی معنی: چلنا یا روانہ ہونا

"سفر الرجل" یعنی "آدمی سفر پر روانہ ہوا"۔

اسی سے "سافر" نکلا جو "مسافر" کا مفہوم رکھتا ہے۔

اس کی جمع "السَّفْر" ہے جیسے "راکب" کی جمع "رَکْب"۔[11]

یہاں سے "سفر" کا مفہوم "جگہ چھوڑ کر دور جانا" مراد لیا جاتا ہے، جو جسمانی حرکت کے ساتھ ذہنی وروحانی سفر کی وسعت بھی رکھتا ہے۔

باب مفاعلہ کا استعمال: سَافَرَ

"سَافَرَ" باب مفاعلہ سے آیا ہے، جس میں دوطرفہ عمل کا پہلو موجود ہے۔ یعنی انسان وطن سے دور ہوتا ہے اور وطن انسان سے۔ اس میں "جدائی" اور "فاصلہ" کا تصور بھی شامل ہے، جو صرف لغت نہیں بلکہ انسانی تجربے کا حصہ بھی ہے۔

سُفرَۃ: طعامِ سفر

لفظ "سفر" سے ہی "سُفرَۃ" نکلا ہے، جس کا مطلب ہے "سفر کا کھانا" یا "توشہ دان"۔ قرآن کریم میں سورۃ النساء آیت 43 میں یہ مفہوم یوں آیا ہے:

"وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ"[12]

یعنی "اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو..."

یہاں "سفر" جسمانی حالت اور مقام کی تبدیلی دونوں پر دلالت کرتا ہے۔

الغرض لفظ "سفر" نہایت وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ یہ نہ صرف سفرِ جسمانی کو ظاہر کرتا ہے بلکہ کشف، روشنی، صفائی، ظاہریت، اور حتیٰ کہ اشیاء کے پردے اٹھانے جیسے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عربی زبان کے الفاظ اپنے اندر کتنی گہرائی اور معنوی جہت رکھتے ہیں۔

[11] الاَصفهانی، الحسین بن محمد. المفردات في غریب القرآن. ،ص:412

[12] سورۃ النساء:4: 43

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سیر

السَّيْرُ : المضيّ في الأرض، ورجل سَائِرٌ ، وسَيَّارٌ ، والسَّيَّارَةُ : الجماعة، قال تعالى: وَجاءَتْ سَيَّارَةٌ [يوسف/ 19] ، يقال : سِرْتُ ، وسِرْتُ بفلان، وسِرْتُهُ أيضا، وسَيَّرْتُهُ على التّكثير[13]

السیر کے معنی زمین پر چلنے کے ہیں اور چلنے والے آدمی کو سائر وسیار کہا جاتا ہے ۔ اور ایک ساتھ چلنے والوں کی جماعت کو سیارۃ کہتے ہیں قرآن میں ہے ۔ وَجاءَتْ سَيَّارَةٌ [يوسف/ 19] (اب خدا کی شان دیکھو کہ اس کنویں کے قریب) ایک قافلہ دار ہوا۔

اس عبارت سے یہ نکات نکالے جاسکتے ہیں:

لغوی معنی: زمین پر چلنا

"السَّيْر" (س ی ر) کا لغوی مفہوم "زمین پر چلنا" یا "حرکت کرنا" ہے۔ اس سے مراد وہ عمل ہے جس میں کوئی انسان یا مخلوق زمین پر قدم رکھ کر سفر کرتا ہے۔ یہ معنی نہ صرف جسمانی سفر کو شامل کرتا ہے بلکہ استعارۃً زندگی کے سفر، مقاصد کی طرف پیش قدمی اور راہِ ہدایت پر چلنے کو بھی محیط ہے۔[14]

اسم فاعل: سَائِرٌ اور سَيَّارٌ

اس مادے سے نکلا ہوا لفظ سَائِرٌ اس شخص کو کہتے ہیں جو چل رہا ہو، یعنی ایک عام فاعل۔ جبکہ سَيَّارٌ مبالغے کا صیغہ ہے، جو کثرتِ سیر یا تسلسل کے ساتھ چلنے والے انسان کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ دونوں الفاظ قرآن اور عربی ادب میں انسان کی حرکت، سفر اور محنت کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

اسم جماعت: السَّيَّارَةُ

"السَّيَّارَةُ" کا مطلب ہے "چلنے والوں کی جماعت" یا "قافلہ"۔ یہ لفظ قرآن مجید میں سورۃ یوسف کی آیت 19 میں آیا ہے:

"وَجاءَتْ سَيَّارَةٌ" (یعنی: ایک قافلہ آیا)[15]

---

[13] الراغب الأصفهانی، أبو القاسم الحسين بن محمد. المفردات في غريب القرآن، ص: 432

[14] ایضا

[15] يوسف 12: 19

یہ لفظ ظاہر کرتا ہے کہ یہ کوئی ایک فرد نہیں بلکہ کئی افراد پر مشتمل چلنے والی جماعت تھی۔اس سے جماعتی سفر، تجارتی قافلوں اور اجتماعی نقل و حرکت کا تصور ملتا ہے۔

افعال کے مختلف صیغے اور معنوی وسعت

"س ی ر" کے مختلف افعال میں سِرتُ (میں چلا)،سِرْتُ بفلان (میں فلاں کے ساتھ چلا)، سِرْتُہُ (میں اس کے ساتھ چلا)اور سَیَّرْتُہُ (میں نے اسے چلایا) شامل ہیں۔ان افعال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مادہ تنہا سفر، مشترکہ سفر اور کسی کو سفر پر روانہ کرنے جیسے مختلف مفاہیم میں استعمال ہوتا ہے، جو زبان کی معنوی وسعت کو ظاہر کرتا ہے۔

قرآنی سیاق میں استعمال: قافلے کا ذکر

سورۃ یوسف کی آیت 19 میں **"سَیَّارَۃٌ "** کا استعمال اس وقت ہوا جب حضرت یوسفؑ کو کنویں سے نکالنے والا قافلہ وہاں پہنچا۔اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن کریم محض لغوی معنی نہیں دیتا بلکہ ان کے ذریعے واقعے کے سیاق و سباق کو بھی واضح کرتا ہے۔ یہاں "سَیَّارَۃٌ" کے ذریعے قافلے کی اجتماعی موجودگی اور ان کے سفر کی تصویر پیش کی گئی ہے۔

بلاغت اور فصاحت کا پہلو

عربی زبان بالخصوص قرآن کریم میں الفاظ کا انتخاب انتہائی نپا تلا اور معانی سے بھرپور ہوتا ہے۔"سَیَّارَۃٌ" جیسے ایک لفظ سے پورے قافلے کی تصویر کشی ہو جاتی ہے۔ یہ قرآن کی بلاغت کا شاہکار ہے کہ محدود الفاظ میں وسیع مفہوم ادا کیے جاتے ہیں۔ یہ پہلو قرآن کی فصاحت اور اثر انگیزی کو اجاگر کرتا ہے۔

الغرض مادہ "س ی ر" سے اخذ کردہ مختلف الفاظ عربی صرف و نحو کے اصولوں کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔"سَیَّارَۃٌ" اسمِ جماعت ہے جو "سَیَّارٌ" (صیغہ مبالغہ) سے نکلا ہے، جس پر "ۃ" کا اضافہ کر کے اسے جماعت کا مفہوم دیا گیا۔اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عربی زبان میں کس طرح مادہ اور صیغہ بدلنے سے معانی میں تبدیلی اور وسعت آتی ہے۔

Travel

اوکسفورڈ ڈکشنری میں معنی یوں بیان ہوئے ہیں:

to go from one place to another, especially over a long distance[16]

اس تعریف سے حاصل ہونے والے اہم نکات درج ذیل ہیں:

نقل و حرکت(Movement)

Travel کا بنیادی تصور حرکت یا سفر کرنا ہے، یعنی ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف جانا۔

ابتدائی اور اختتامی مقام(Origin and Destination)

یہ عمل دو مقامات پر مشتمل ہوتا ہے: ایک جہاں سے روانگی ہو، اور دوسرا جہاں پہنچنا ہو۔

لمبا فاصلہ(Long Distance)

اگرچہ "Travel" ہر قسم کے سفر کو ظاہر کر سکتا ہے، لیکن اس تعریف میں خاص طور پر طویل فاصلہ مراد ہے، یعنی مقامات کے درمیان فاصلہ معمولی نہیں بلکہ نمایاں ہو۔

ذاتی، تجارتی یا دیگر وجوہات(Purpose Neutral)

تعریف میں کسی خاص مقصد جیسے تفریح، کاروبار، عبادت یا تعلیم کا ذکر نہیں، لہٰذا "Travel" ایک جامع اور عمومی اصطلاح ہے جو ہر قسم کے سفر کو شامل کرتی ہے۔

وسائل کی غیر موجودگی (Means Not Specified)

تعریف میں سفر کے ذرائع (جیسے گاڑی، ریل، ہوائی جہاز) کا ذکر نہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ Travel ایک وسیع مفہوم ہے جو ہر طرح کی نقل و حرکت کو محیط کرتا ہے۔

Tour

اوکسفورڈ ڈکشنری میں معنی یوں بیان ہوئے ہیں:

a journey made for pleasure during which several different towns, countries, etc. are visited[17]

[16] Sally Wehmeier, Colin McIntosh, and Joanna Turnbull, Oxford Advanced Learner’s Dictionary, New York: Oxford University Press, 1997, p.1234.

[17] Sally Wehmeier ; Colin Mcintosh ;Joanna Turnbull, Oxford Advanced Learner’s Dictionary, p.1224

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اس تعریف سے یہ نکات حاصل ہوتے ہیں:

سفر (Journey)

تعریف میں "a journey" کا ذکر ظاہر کرتا ہے کہ "Tour" بذاتِ خود ایک سفر ہے، یعنی کسی مقام سے دوسرے مقام کی طرف حرکت یا انتقال کا عمل۔

تفریح کی غرض (For Pleasure)

اس سفر کا بنیادی مقصد تفریح، خوشی، یا ذاتی تسکین ہے، نہ کہ کاروبار، ملازمت، یا دیگر مجبوری۔ اسے تفریحی سفر (Leisure Travel) بھی کہا جا سکتا ہے۔

کئی مقامات کا دورہ (Several Towns or Countries)

یہ صرف ایک مقام پر جانے کا عمل نہیں بلکہ متعدد شہروں، علاقوں یا ملکوں کا دورہ شامل ہوتا ہے۔

اس سے کثرتِ مقامات کا مفہوم نکلتا ہے، یعنی ایک مکمل سیاحتی پروگرام جس میں مختلف جگہوں کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

منصوبہ بند سرگرمی (Planned Activity)

اگرچہ تعریف میں براہِ راست "planned" کا ذکر نہیں، لیکن مختلف جگہوں کا دورہ کرنے کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ یہ عمل منصوبہ بندی کے تحت انجام پاتا ہے۔

سیاحت کے مفہوم کی توسیع (Tourism vs. Travel)

اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ "Tour" صرف نقل و حرکت نہیں بلکہ ایک ثقافتی، جغرافیائی اور تفریحی تجربہ بھی ہے، جو لوگوں کو نئی جگہوں، روایات اور ماحول سے روشناس کرواتا ہے۔

مذہبی سیاحت کی تعریف

مذہبی سیاحت سے مراد مقدس مقامات اور مذہبی اہمیت کی حامل جگہوں کی سیر کرنا ہے۔ اس میں مختلف مذاہب سے متعلقہ مقامات، جیسے مساجد، مندر، گرجاگھر، اور دیگر مذہبی مقامات کی زیارت اور وہاں کی رسومات کا مشاہدہ کرنا شامل ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

پاکستان میں مذہبی سیاحت کی تاریخ

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کو اللہ تعالی نے متنوع جغرافیہ اور انواع واقسام کی آب وہوادی ہے۔ پاکستان میں مختلف لوگ، مختلف زبانیں اور علاقیں ہیں جو پاکستان کو بہت سے رنگوں کا گھر بنادیتے ہیں۔ پاکستان میں ریگستان، سرسبز وشاداب علاقے، میدان، پہاڑ، جنگلات، سرد اور گرم علاقے، خوبصورت جھیلیں، جزائر اور بہت کچھ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سال 2012 میں پاکستان نے اپنے طرف 1 ملین سیاحوں کو مائل کیا۔امن وامان کے مسئلے کے وجہ سے پاکستان کی سیاحت بہت متاثر ہوئی لیکن اب حالات بڑی حد تک معمول پر آچکے ہیں اور اچھی خاصی تعداد میں لوگوں نے پاکستان کا رُخ کیا ہے۔

پاکستان میں سیاحت کو سب سے زیادہ فروغ 1970ء کی دہائی میں ملا جب ملک تیزی سے ترقی کر رہا تھا اور دیگر صنعتوں کی طرح سیاحت بھی اپنے عروج پر تھی بیرونی ممالک میں سے لاکھوں سیاح پاکستان آتے تھے۔اس وقت پاکستان کے سب سے مقبول سیاحتی مقامات میں درہ خیبر، پشاور، کراچی، لاہور، سوات اور راولپنڈی جیسے علاقے شامل تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ملک کے دیگر خوبصورت علاقے بھی دنیا بھر میں متعارف ہوئے اور سیاحت تیزی سے بڑھی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملک میں سینکڑوں سیاحتی مقامات کی سیر کی جاتی ہے خاص کر پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں سیاحت اپنے عروج پر ہے۔ شمالی علاقوں میں آزاد کشمیر، گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا اور شمال مغربی پنجاب شامل ہیں۔ پاکستان کے شمالی حصے میں قدرت کے بے شمار نظارے موجود ہیں،اس کے ساتھ ساتھ مختلف قلعے، تاریخی مقامات، آثار قدیمہ، وادیاں، دریاں، ندیاں، جنگلات، جھیلیں اور بہت کچھ موجود ہیں۔ سکردو میں دیوسائی کا خوب صورت ٹھنڈا صحرا قدرت کی بے نظیر کاری گری ہے۔ پاکستان کے جنوبی علاقہ جات بھی سیاحوں کے لیے پرکشش ہیں۔ بلوچستان کے خوب صورت خشک پہاڑ، زیارت، کوئٹہ اور گوادر اپنی مثال آپ ہیں۔ سندھ کا ساحل سمندر، کراچی، مکلی کا قبرستان، گورکھ ہل اسٹیشن دادو، صحرائے تھر، موئن جوداڑو اور بہت سے شہر اور دیہات اپنی خوب صورتی اور تاریخی پس منظر کی وجہ سے سیاحت میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ جنوبی پنجاب کا تاریخی شہر ملتان، بہاولپور کا صحرائے چولستان اور ضلع ڈیرہ غازی خان کا خوب صورت علاقہ فورٹ منرو بھی سیاحتی اہمیت کے حامل ہیں۔

ممالک تیزی سے سیاحت سے منسلک اپنے بجٹ میں اضافہ کر رہے ہیں تاکہ اس شعبے سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کیے جا سکیں۔ سیاحت ایک کثیر الجہتی صنعت ہے جس میں تفریح، خریداری، خوراک اور نقل وحمل جیسے متنوع شعبے شامل ہیں۔ پاکستان عالمی سطح پر ایک اہم سیاحتی مقام کے طور پر پہچانا جاتا ہے، جہاں مختلف ممالک سے سیاح اس کی ثقافتی اور تاریخی اہمیت کے حامل مقامات کا دورہ

کرتے ہیں۔ پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن (PTDC) کے اعداد و شمار کے مطابق، سال 2017 میں تقریباً 20 لاکھ افراد نے شمالی علاقہ جات کی سیر کی۔ پاکستان کی سیاحت کی صنعت میں کھیل، ایڈونچر، تاریخی اور مذہبی سیاحت نمایاں ہیں۔

گزشتہ چند سالوں میں پاکستان میں بیرون ملک سے آنے والے سیاحوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ حکومت کی جانب سے 30 ممالک کے سیاحوں کے لیے بغیر ویزہ داخلے کی پالیسی کا اعلان ہے۔ پاکستان اپنی قدرتی خوبصورتی، بلند و بالا پہاڑوں، روایتی کھانوں، شاندار مساجد اور مہمان نواز لوگوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ سیاحت کے فروغ کے لیے حکومت نے 'ایمرجنگ پاکستان' اور 'امیزنگ پاکستان' جیسے اہم اقدامات بھی کیے ہیں۔ اس وقت عالمی سطح پر پاکستان کی سیاحتی درجہ بندی 83 ویں نمبر پر ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ملک کے پاس اپنی سیاحتی صلاحیت کو مزید بہتر بنانے کے لیے وسیع مواقع موجود ہیں۔[18]

پاکستان ٹورازم انڈسٹری کو درپیش چیلنجز

وفاقی سطح پر سیاحتی ادارے کی عدم موجودگی

آئین میں 18 ویں ترمیم کے بعد، سال 2011 میں وفاقی وزارت سیاحت کو ختم کر دیا گیا۔ اس فیصلے کے نتیجے میں سیاحت کے شعبے سے متعلق مسائل کے حل کے لیے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ متعدد اہم معاملات، جیسے کہ ویزا پالیسی، بین الاقوامی سطح پر ملک کا مثبت تشخص اجاگر کرنا، ملک کی مجموعی امن و امان کی صورتحال اور سیاحتی شعبے میں معیار اور خدمات کو بہتر بنانا، صرف وفاقی حکومت ہی حل کر سکتی ہے۔

سیاحوں کی حفاظت

پاکستان طویل عرصے تک دہشت گردی سے متاثر رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں ملک کو بھاری مالی اور انسانی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ دہشت گردی کے خطرات اور بوسیدہ انفراسٹرکچر کی وجہ سے پاکستان میں سیاحتی سرگرمیوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ غیر ملکی سیاح عام طور پر ان علاقوں کا سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں جہاں دہشت گردی کا خطرہ زیادہ ہو۔

[18] اقبال بلاگز، "پاکستان ٹورازم انڈسٹری: مسائل اور تجاویز"، اقبال انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، حاصل کردہ: 11 جون، 2025،
/https://iips.com.pk/pakistan-tourism-industry-issues-and-suggestions

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

محکموں کے درمیان ہم آہنگی کا فقدان

سیاحت کے شعبے کا براہ راست تعلق متعدد دیگر محکموں سے ہے، جن میں ماحولیات اور جنگلات جیسے اہم ادارے شامل ہیں۔ یہ ادارے اکثر آزادانہ طور پر کام کرتے ہیں، اور ان کے درمیان موثر رابطہ کاری کی کمی سیاحت کے ایک مربوط اور ترقی یافتہ شعبے کے قیام میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

پرائیویٹ اور پبلک پارٹنرشپ کی کمی

حکومت کو سیاحت کی صنعت کے لیے ایک مضبوط اور لچکدار انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ نجی شعبہ اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے، لیکن اس کے لیے ایک واضح پالیسی فریم ورک اور موثر نگران ڈھانچے کی اشد ضرورت ہے۔

نااہل سیاحتی ادارے

صوبائی سطح پر موجود تمام سیاحتی تنظیموں میں تحقیق، جدید ترقی، آثار قدیمہ کے تحفظ اور مقامی ثقافت و روایات کے ذریعے سیاحت کو فروغ دینے کے لیے درکار مہارت کا فقدان ہے۔

خستہ حال سیاحتی انفراسٹرکچر

ملک میں سڑکیں، ہوائی اڈے، ریلوے نظام، رہائشی سہولیات اور دیگر بنیادی ڈھانچے ناکافی اور خستہ حال ہیں۔ نئی سیاحتی سائٹس کی ترقی کے لیے کوئی مناسب منصوبہ بندی موجود نہیں ہے، اور موجودہ انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے پر بھی خاطر خواہ توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔[19]

[19] اقبال بلاگز، "پاکستان ٹورازم انڈسٹری: مسائل اور تجاویز"، اقبال انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، حاصل کردہ: 11 جون، 2025، /https://iips.com.pk/pakistan-tourism-industry-issues-and-suggestions

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

پاکستان میں سیاحت کی صنعت کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز

محفوظ اور سازگار ماحول کی فراہمی

پاکستان میں سیاحت کے فروغ کے لیے سب سے بنیادی ضرورت سیاحوں کے لیے محفوظ ماحول کا قیام ہے۔ سیاحتی مقامات پر امن و امان کی صورتحال بہتر بنانے کے لیے پولیس فورس کی تربیت، سیاحتی پولیس کا قیام، اور جدید نگرانی کے نظام کا استعمال ضروری ہے۔ ایک پرامن فضا نہ صرف غیر ملکی بلکہ ملکی سیاحوں کو بھی متوجہ کرتی ہے، جو ملک کی معیشت کے لیے فائدہ مند ہے۔

نقل و حرکت کی آزادی

غیر ملکی سیاحوں کو بعض علاقوں میں سفر کے لیے مخصوص اجازت ناموں کی ضرورت ہوتی ہے، جو اکثر تاخیر اور مشکلات کا سبب بنتی ہے۔ ان غیر ضروری رکاوٹوں کو ختم کرنا ضروری ہے تاکہ سیاح آسانی سے ملک کے تمام علاقوں کی سیر کر سکیں۔ ایسی سہولت ملک کے خوبصورت لیکن کم دیکھے گئے علاقوں کو بھی سیاحتی نقشے پر لا سکتی ہے۔

اجازت ناموں کے حصول کا آسان نظام

کوہ پیمائی، ہائیکنگ، سفاری، اور دیگر سرگرمیوں کے لیے درکار اجازت نامے اکثر پیچیدہ اور وقت طلب ہوتے ہیں۔ ان کے لیے ایک مؤثر، آن لائن، اور تیز رفتار نظام متعارف کروایا جائے تاکہ سیاحوں کو پریشانی نہ ہو۔ اس کے ساتھ ایک مربوط ڈیجیٹل پورٹل بنایا جائے جس سے اجازت نامہ، معلومات، اور گائیڈ ایک ہی جگہ پر دستیاب ہوں۔

بنیادی ڈھانچے کی ترقی

سیاحت کے فروغ میں بنیادی ڈھانچے کا اہم کردار ہے۔ سیاحتی مقامات تک پہنچنے کے لیے سڑکیں، ہوائی اڈے، ریلوے، اور دیگر ذرائع نقل و حمل کو بہتر بنایا جائے۔ اس کے علاوہ ہوٹلز، ریسٹ ہاؤسز، صاف پانی، بجلی، اور انٹرنیٹ جیسی سہولیات کی دستیابی بھی لازم ہے تاکہ سیاحوں کو آرام دہ اور خوشگوار تجربہ حاصل ہو۔

روایتی تہواروں اور ثقافتی ورثے کا فروغ

پاکستان کے مختلف علاقوں میں قدیم روایتی تہوار اور ثقافتی تقریبات منعقد ہوتی ہیں جو بین الاقوامی سیاحوں کے لیے بڑی کشش رکھتی ہیں۔ ان تہواروں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنے سے نہ صرف سیاحت کو فروغ ملے گا بلکہ ملک کا مثبت تشخص بھی اُجاگر ہو گا۔

میڈیا کا مؤثر استعمال

الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے پاکستان کے سیاحتی مقامات کو عالمی سطح پر متعارف کروایا جا سکتا ہے۔ قومی سطح پر سیاحتی چینلز یا یوٹیوب وی لاگرز کو سپورٹ دیا جائے تاکہ وہ پاکستان کے خوبصورت مقامات کو نمایاں کریں۔ بین الاقوامی میڈیا میں اشتہارات بھی چلائے جا سکتے ہیں۔

بین الاقوامی سطح پر روابط

پاکستان کے بیرون ملک سفارت خانوں میں سیاحتی اطلاعات کے لیے خصوصی دفاتر قائم کیے جائیں جو غیر ملکی سیاحوں کو ویزا، رہائش، مقامات، اور مقامی روایات سے متعلق معلومات فراہم کریں۔ مزید یہ کہ پاکستانی وفود کو بین الاقوامی سیاحتی میلوں اور کانفرنسوں میں شرکت کی ترغیب دی جائے تاکہ دنیا پاکستان کے سیاحتی وسائل سے آگاہ ہو سکے۔

مذہبی سیاحت کا فروغ

پاکستان مختلف مذاہب کے مقدس مقامات کا حامل ملک ہے۔ گندھارا تہذیب، بدھ مت، سکھ مت، اور اسلام سے وابستہ کئی مقامات سیاحتی لحاظ سے بہت اہم ہیں۔ ان مقامات کی بحالی، تزئین و آرائش، اور سیکیورٹی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی زائرین کے لیے سہولیات کو بہتر بنانا لازم ہے۔

صوبائی سیاحتی پالیسیوں کی تشکیل

تمام صوبوں کو چاہیے کہ وہ اپنی جغرافیائی، ثقافتی اور قدرتی خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے جامع سیاحتی پالیسیاں ترتیب دیں۔ ان پالیسیوں پر عمل درآمد کے لیے موثر نظام قائم کیا جائے تاکہ ہر صوبہ اپنی استعداد کے مطابق سیاحت سے فائدہ اٹھا سکے۔

نجی شعبے کی شمولیت

نجی شعبہ سیاحت کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں ہوٹل، ٹور گائیڈ کمپنیز، ٹریول ایجنسیز، اور ریسٹورینٹس شامل ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ ٹیکس میں رعایت، بلا سود قرضے، اور سرمایہ کاری میں آسانیاں فراہم کر کے نجی شعبے کو ترغیب دے۔

ہوٹل انڈسٹری کی بہتری

ہوٹلوں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق اپ گریڈ کرنا ضروری ہے تاکہ غیر ملکی سیاحوں کو رہائش کے دوران اعلیٰ سہولیات میسر ہوں۔ اس کے لیے صفائی، سیکیورٹی، ایئر کنڈیشننگ، انٹرنیٹ، اور بین الاقوامی کھانے کی فراہمی جیسے امور پر توجہ دینا ضروری ہے۔

تعلیم و تربیت کے اقدامات

جامعات میں سیاحت، ہوٹل مینجمنٹ، اور مہمان داری سے متعلقہ جدید کورسز متعارف کروائے جائیں۔ سیاحتی گائیڈز، ہوٹل اسٹاف اور دیگر متعلقہ افراد کے لیے عملی تربیت اور سرٹیفکیٹ کورسز کا انتظام کیا جائے تاکہ انسانی وسائل کی بہتری ممکن ہو۔

ماحولیاتی تحفظ

سیاحتی مقامات پر ماحولیاتی آلودگی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ کچرا، شور، پلاسٹک، اور قدرتی حسن کی تباہی سیاحوں کی دلچسپی کو کم کر سکتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ سخت ماحولیاتی قوانین بنائے اور ان پر سختی سے عمل درآمد کروائے تاکہ سیاحت ماحول دوست سرگرمی بن سکے۔[20]

پاکستان میں مذہبی سیاحت اور اس کے معاشی امکانات و عالمی تعلقات

پاکستان تاریخی، مذہبی، اور ثقافتی ورثے سے مالا مال ایک ایسا ملک ہے جہاں بدھ مت، ہندو مت، سکھ ازم، اور اسلام سمیت متعدد مذاہب کے متبرک مقامات موجود ہیں۔ مذہبی سیاحت نہ صرف ایک روحانی تجربہ ہے بلکہ یہ قومی معیشت، ثقافتی رابطوں، اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی بن چکی ہے۔ دنیا بھر میں لاکھوں زائرین مقدس مقامات کی زیارت کے لیے سفر کرتے ہیں، جس سے مذہبی سیاحت عالمی معیشت کا ایک اہم ستون بن گئی ہے۔ پاکستان میں مذہبی سیاحت کے فروغ کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے، بشرطیکہ اسے منظم منصوبہ بندی، مضبوط پالیسی سازی، اور عالمی معیار کے انفراسٹرکچر کی مدد سے ترقی دی جائے۔ موجودہ حالات میں، جب دنیا بین الثقافتی ہم آہنگی اور پائیدار سیاحت کی جانب مائل ہے، پاکستان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مذہبی سیاحت کو قومی ترقی کی ایک ترجیحی حکمت عملی میں تبدیل کرے۔

مذہبی سیاحت کے فروغ کی ضرورت

مذہبی سیاحت کا فروغ نہ صرف معاشی فوائد فراہم کرتا ہے بلکہ **بین المذاہب ہم آہنگی، ثقافتی رابطے اور عوامی سطح پر اعتماد کی بحالی** میں بھی کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ مذہب ایک حساس مگر طاقتور عامل ہے جو خطے میں دیرپا امن اور ہم آہنگی قائم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔[21]

---

[20] اقبال بلاگز، "پاکستان ٹورازم انڈسٹری: مسائل اور تجاویز"، اقبال انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، حاصل کردہ: 11 جون، 2025، https://iips.com.pk/pakistan-tourism-industry-issues-and-suggestions/

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

مذہبی سیاحت کی معاشی اہمیت

دنیا بھر میں سالانہ 1.2 ارب افراد مذہبی مقامات کی زیارت کے لیے سفر کرتے ہیں، جن میں سے نصف سے زائد ترقی پذیر ممالک کا رخ کرتے ہیں۔ صرف بھارت میں "کنبھ میلہ" کے موقع پر 10 کروڑ یاتری جمع ہوتے ہیں، جبکہ گولڈن ٹیمپل، تری مالا ٹیمپل اور کربلا جیسے مقامات پر ہر سال لاکھوں زائرین آتے ہیں۔ مذہبی سیاحت سے سالانہ عالمی معیشت کو 8800 ارب ڈالر کا فائدہ ہوتا ہے اور 31 کروڑ سے زائد ملازمتیں وابستہ ہیں۔

پاکستان میں سیاحت کی صنعت مختلف سیاسی، سماجی اور سیکیورٹی وجوہات کے باعث تسلسل سے ترقی نہیں کر سکی۔ 2016 میں عالمی بینک اور WTTC (World Travel & Tourism Council) کی رپورٹ کے مطابق، سیاحت کا پاکستان کی GDP میں حصہ 6.9 فیصد یعنی تقریباً 19.4 ارب ڈالر تھا، اور تخمینہ ہے کہ 2027 تک یہ 7.2 فیصد تک پہنچ سکتا ہے۔ اگر یہ ترقیاتی رفتار برقرار رکھی جائے تو پاکستان نہ صرف زرِ مبادلہ حاصل کر سکتا ہے بلکہ لاکھوں روزگار کے مواقع بھی پیدا کیے جا سکتے ہیں۔[22]

سیاحت کی بحالی کا عالمی معیشت پر مثبت اثر

یواین ٹورازم کے سیکرٹری جنرل زوراب پولو لیکاشولی کا کہنا ہے کہ سیاحت کی بحالی عالمی معیشتوں اور کروڑوں افراد کے روزگار کے لیے نیک شگون ہے، لیکن ساتھ ہی بہتر پالیسی سازی، سیاحتی مقامات کے انتظام اور مقامی وسائل کے تحفظ کی ضرورت بھی زور پکڑ چکی ہے۔[23]

عالمی تناظر میں مذہبی سیاحت کی حیثیت

مذہبی سیاحت دنیا کی سب سے بڑی سیاحتی اقسام میں سے ایک ہے۔ عالمی سیاحتی اداروں کے مطابق ہر سال تقریباً 300 ملین افراد مذہبی مقامات کی زیارت کے لیے سفر کرتے ہیں، جس سے 18 ارب ڈالر کی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ اندرون ملک اور بیرون ملک

---

[21] خاں، ڈاکٹر رشید احمد، "مذہبی سیاحت: دوستی اور خیر سگالی کے فروغ کا ذریعہ، "*روزنامہ دنیا* . رسائی: 27 جون 2025، https://dunya.com.pk/

[22] ہمدانی، رضا، "کراچی کا نایاب یہودی کتبہ جو ایک عام قبر سے ملا، "انڈپینڈنٹ اردو. 19 جون 2022، https://www.independenturdu.com/node/105751

[23] یواین خبر نامہ، "رواں سال عالمی سیاحت میں اضافے کی امید، یواین ٹورازم، "اقوام متحدہ نیوز سروس (اردو)، 21 مئی 2024، https://news.un.org/ur/story/2024/05/10211

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

کیے جانے والے مذہبی سفر (Religious Trips) کی تعداد سالانہ 600 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔ یہ اعداد و شمار اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مذہبی سیاحت صرف روحانی تسکین کا ذریعہ نہیں بلکہ معاشی ترقی کا ایک اہم وسیلہ بھی ہے۔[24]

مذہبی سیاحت اور زرِ مبادلہ

مذہبی سیاحت کے ذریعے غیر ملکی زائرین نہ صرف ویزا فیس اور رہائش کی ادائیگی کرتے ہیں بلکہ مقامی بازاروں، ہوٹلوں، ٹرانسپورٹ اور گائیڈ سروسز میں بھی پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ یہ تمام سرگرمیاں زرِ مبادلہ کے ذخائر میں اضافے کا سبب بنتی ہیں۔ پاکستان جیسے ممالک جہاں تاریخی و مذہبی ورثہ وافر موجود ہے، وہاں مذہبی سیاحت کے شعبے میں ترقی سے ملکی معیشت کو خاطر خواہ فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔

کرتارپور راہداری کے ذریعے روزانہ ہزاروں سکھ یاتری بھارت سے پاکستان آتے ہیں۔ ان کی رجسٹریشن فیس، مقامی اخراجات، اور سہولیات کی خریداری سے پاکستان کو براہِ راست زرِ مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ ہر بھارتی یاتری سے کرتارپور آمد پر بیس امریکی ڈالر بطور سروس فیس وصول کیے جاتے ہیں، جو براہ راست پاکستان کے زرِ مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کرتے ہیں۔

"Every Indian pilgrim to Kartarpur corridor has to pay $20 as a service fee, which directly contributes to foreign exchange earnings of Pakistan[25]".

مذہبی سیاحت دنیا بھر میں سیاحت کی سب سے منافع بخش اقسام میں شمار ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ کا ادارہ سیاحت (UNWTO) کے مطابق مذہبی سیاحت نہ صرف قدیم ترین سفری روایات میں سے ایک ہے بلکہ آج بھی یہ عالمی سیاحتی صنعت کا ایک بڑا شعبہ ہے جو ہر سال اربوں ڈالر کے زرِ مبادلہ کا ذریعہ بنتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے:

"Religious tourism is one of the most ancient forms of travel and today it remains a major segment of the tourism industry generating billions in foreign exchange annually". [26]

---

[24] اظہر، سجاد، "پاکستان میں مذہبی سیاحت کا فروغ، مگر کیسے؟" *تجزیات* . رسائی: 27 جون، 2025، https://www.tajziat.com/

[25] HT Correspondent. "Pakistan Imposes $20 Charge on Pilgrims to Kartarpur Sahib Gurdwara." Hindustan Times (New Delhi), September 12, 2019. https://www.hindustantimes.com/india-news/pakistan-imposes-20-charge-on-pilgrims-to-kartarpur-sahib-gurdwara/

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ

"The Ministry of Religious Affairs estimates that religious tourism could bring up to $1 billion annually if fully developed". [27]

زرِ مبادلہ میں متوقع اضافہ

تحقیقی مطالعات کے مطابق:

> پاکستان میں سکھ، بدھ، ہندو اور عیسائی مقدس مقامات کی بین الاقوامی سطح پر تشہیر اور مؤثر حکومتی پالیسی کے تحت سالانہ کم از کم **20 ارب روپے** زرِ مبادلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر مذہبی سیاحت کو مربوط حکمت عملی کے ساتھ فروغ دیا جائے تو یہ آمدنی **چار گنا** تک بڑھ سکتی ہے، یعنی تقریباً **80 ارب روپے سالانہ**۔ یہ رقم موجودہ غیر ملکی زرِ مبادلہ کی آمدنی کا تقریباً **1.6 فیصد** تک حصہ بن سکتی ہے۔ [28]

اس رقم کو محکمہ اوقاف وصول کرتی ہے۔

مذہبی سیاحت کے معاشی فوائد

- پاکستان کو مذہبی سیاحوں کی آمد سے براہِ راست زرِ مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ بالخصوص کرتارپور راہداری کے کھلنے کے بعد ہزاروں سکھ یاتری ہر سال پاکستان کا دورہ کرتے ہیں۔
- مذہبی سیاحت سے متعلقہ علاقوں میں ہوٹل، دکانیں، رہائشی سہولیات، گائیڈ سروسز، اور نقل و حمل جیسی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ [29]

---

[26] World Tourism Organization. Religious Tourism in Asia and the Pacific. Madrid: UNWTO, 2013.

[27] Ministry of Religious Affairs, Government of Pakistan. Religious Tourism Report, 2021. Islamabad.

[28] Kalim, Inayat, Minhas Majeed Khan, and Areeja Syed. "Religious Tourism: A Key Sector for Pakistan's Socio-Economic Growth." Peshawar Islamicus 11, no. 2 (July–December 2020).

[29] Dr. Bacha, "Religious Tourism and Its Impact on Entrepreneurial Development at Kartarpur Corridor, Punjab-Pakistan," Journal of Business & Tourism 9 (2024): 56–75.

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

- مذہبی سیاحت کو فروغ دینے کے لیے حکومت نے سڑکوں، ہوائی اڈوں، اور سیاحتی سہولیات پر بھرپور سرمایہ کاری کی ہے، جس میں موٹروے M5 (سکھر-ملتان) نمایاں مثال ہے۔[30]
- پاکستان کی مذہبی رواداری اور مختلف مذاہب کے زائرین کے لیے سہولیات اس کے مثبت عالمی تشخص کو ابھارتی ہیں۔

غیر مسلم زائرین کی آمد

پاکستان کے پاس قدرتی، تاریخی اور ثقافتی ورثے کے بے مثال خزانے موجود ہیں جو نہ صرف مقامی بلکہ بین الاقوامی سیاحوں کے لیے انتہائی کشش رکھتے ہیں۔

نئی دہلی میں قائم پاکستان کے ہائی کمیشن نے حالیہ دنوں میں 62 ہندو یاتریوں کو پاکستان کے مقدس مذہبی مقامات کی یاترا کیلئے ویزے جاری کیے ہیں۔ یہ یاتری پنجاب کے ضلع چکوال میں واقع تاریخی **کٹاس راج مندر** پر حاضری دیں گے۔ اس سے قبل رواں ماہ کے آغاز میں 104 بھارتی ہندو یاتریوں کو سندھ میں واقع **شِو اوتار ست گرو سنت شادارام** کی 315ویں برسی کی تقریبات میں شرکت کے لیے ویزے دیے گئے تھے۔[31]

یہ تمام ویزے **1974ء کے پاک-بھارت مذہبی پروٹوکول** کے تحت جاری کیے گئے ہیں۔ اس معاہدے کا مقصد دونوں ممالک کے شہریوں کو ایک دوسرے کے ہاں واقع مخصوص مذہبی مقامات پر حاضری کی اجازت دینا ہے۔ اس معاہدے کے تحت پاکستان میں ہندوؤں اور سکھوں کے **15 مقدس مقامات** کی یاترا کی اجازت دی جاتی ہے جن میں **3 مقامات ہندو مت** سے اور **12 سکھ مت** سے متعلق ہیں۔[32]

تھائی لینڈ کے 130 رکنی وفد نے تخت بائی (سوات) کا دورہ کیا۔ انہوں نے مذہبی رسومات ادا کیں اور پاکستان کی مذہبی رواداری کی تعریف کی۔[33]

---

[30] Shaikh, Hina, and Nazish Afraz. "Pakistan Is Uniquely Placed to Take Advantage of Religious Tourism. What Is Stopping Us?" Dawn, May 2, 2019. https://www.dawn.com/news/1479801.

[31] خان، ڈاکٹر رشید احمد، "مذہبی سیاحت: دوستی اور خیرسگالی کے فروغ کا ذریعہ،" *روزنامہ دنیا*. رسائی: 27 جون 2025، https://dunya.com.pk/

[32] ایضا

[33] زہرہ، سیدہ کنول، "پاکستان میں مذہبی سیاحت کا فروغ،" *ہم سب*. رسائی: 27 جون 2025، https://www.humsub.com.pk/

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

کرتارپور راہداری کا قیام سکھ مذہب کے ماننے والوں کے لیے ایک اہم پیش رفت ہے۔اس سے قبل وہ سرحد پار دوربینوں سے گردوارے کے درشن کیا کرتے تھے، مگر اب وہ خود پاکستان آکر اس مقدس مقام کی زیارت کر سکتے ہیں۔اس اقدام نے نہ صرف مذہبی سیاحت کو فروغ دیا بلکہ پاکستان کے مثبت امیج کو عالمی سطح پر اجاگر کیا۔اس کامیاب تجربے کو دیگر مذاہب کے مقدس مقامات پر بھی دہرایا جاسکتا ہے۔[34]

مذہبی سیاحت خیر سگالی کا ذریعہ

پاکستان اور بھارت کے مابین بداعتمادی اور تنازعات، خصوصاً **مسئلہ کشمیر**، دونوں ممالک کے تعلقات میں مستقل رکاوٹ رہے ہیں۔ ماضی میں کئی مواقع پر دونوں ممالک تنازعات کے حل کے قریب پہنچے مگر **اعتماد کی کمی** کے باعث بات آگے نہ بڑھ سکی۔ مذہبی سیاحت جیسی مثبت سرگرمیوں کے ذریعے یہ اعتماد بحال کیا جاسکتا ہے۔[35]

مثال کے طور پر کرتارپور راہداری نہ صرف ایک مقدس مذہبی مقام تک رسائی کا ذریعہ ہے بلکہ یہ ایک اہم علامت بھی ہے مذہبی رواداری، بین المذاہب ہم آہنگی اور پاکستان و بھارت کے تعلقات میں کشیدگی کو کم کرنے کی۔اس راہداری کے ذریعے بابا گرونانک کے مزار تک بھارتی سکھ زائرین کو بغیر ویزا رسائی دی گئی، جو دونوں ملکوں کے درمیان ایک تاریخی اقدام ہے۔تاہم اس منصوبے کے آغاز، اس کی نوعیت، اس کے مذہبی، سماجی اور سیاسی اثرات پر غور کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔کرتارپور منصوبے کی افتتاحی تقریب میں اپوزیشن جماعتوں کو نظرانداز کیا جانا، کشمیر میں جاری مظالم اور راہداری کے افتتاح کے وقت کا انتخاب اس منصوبے کو سیاسی طور پر مشکوک بنادیتا ہے۔اگرچہ اس کا مقصد مذہبی سیاحت کے فروغ کے ساتھ ساتھ دوطرفہ تعلقات کو بہتر بنانا تھا، لیکن اسے بروقت اور خالص مذہبی جذبے کے تحت نہ چلانے سے اس کے اثرات محدود ہو گئے۔

کرتارپور آنے والے زائرین، خاص طور پر مقامی مسلمان یا دیہی خواتین، سکھ مسلم تعلقات پر اب بھی 1947ء کے فسادات کے بیانیے سے متاثر ہیں۔اس حوالے سے کوئی تعلیمی یا تربیتی کوشش نہیں کی گئی کہ زائرین کو بتایا جائے کہ بابا نانک کی تعلیمات سب انسانوں کے لیے تھیں اور وہ نفرت و فرقہ واریت کے خلاف تھے۔اگر بیانیہ سازی کی جاتی، تو زائرین کے ذہنوں سے تاریخی تعصبات کو زائل کیا جاسکتا تھا۔

[34] اشفاق، کاشف، "پاکستان میں مذہبی سیاحت کا فروغ کیوں ضروری؟" روزنامہ جنگ، 31 اگست 2024،

[35] خاں، ڈاکٹر رشید احمد، "مذہبی سیاحت: دوستی اور خیر سگالی کے فروغ کا ذریعہ، " *روزنامہ دنیا* . رسائی: 27 جون 2025، https://dunya.com.pk/

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

بھارت سے سکھ یاتریوں کی محدود تعداد کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ صرف وہی شخص کرتارپور آسکتا ہے جس کے پاس پاسپورٹ ہو، اور بھارت کی آدھی آبادی کے پاس پاسپورٹ ہی نہیں۔ غریب اور دیہی علاقوں کے افراد، بالخصوص خواتین، اس سہولت سے محروم ہیں۔ اس لیے راہداری کو اگر واقعتاً بین المذاہب ہم آہنگی کا ذریعہ بنانا ہے تو اس میں نرمی، سہولت اور مساوات کا پہلو نمایاں کرنا ہو گا۔

کرتارپور کمپلیکس میں موجود میوزیم میں نہ تو صوفی جوگی ریت کی درست عکاسی کی گئی اور نہ ہی پنجاب کے مشترکہ کلچر کی نمائندگی۔ اگر یہاں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں موجود مختلف قومیتوں، زبانوں اور مذاہب کے نمائندہ افراد کی تصاویر، معلومات اور تاریخی کتب رکھی جاتیں تو کرتارپور محض ایک زیارت گاہ نہیں بلکہ ایک بین المذاہب یونیورسٹی کا کردار ادا کرتا۔

زائرین کے لیے ضروری ہے کہ ان کے ذہنوں سے بنیاد پرستی، نفرت اور تعصب کو ختم کیا جائے۔ ان کے لیے ایک بیانیہ ترتیب دیا جائے جو بابا نانک، بابا فرید، بھگت کبیر اور دیگر صوفیا کی تعلیمات پر مبنی ہو۔ اس بیانیے کو نصاب کا حصہ بنایا جائے اور مذہبی ہم آہنگی کے پہلو کو ابھارا جائے۔ اگر بھارت سے آنے والوں کے لیے پاسپورٹ کی شرط کو نرم کر دیا جائے یا غریبوں کو سہولت دی جائے تو یاتریوں کی تعداد میں بھی اضافہ ممکن ہو گا۔

کرتارپور راہداری مذہبی سیاحت کا ایک روشن نمونہ ہے، جو مذہبی رواداری، تاریخی اصلاح، اور پاک بھارت کشیدگی میں کمی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ مگر اس کے لیے محض عمارتیں اور راہداریاں کافی نہیں، بلکہ تاریخ، تعلیم، بیانیہ سازی، اور سیاسی خلوص بھی لازم ہے۔ اگر ہم ان پہلوؤں پر توجہ دیں، تو کرتارپور صرف ایک زیارت گاہ نہیں، بلکہ جنوبی ایشیا میں امن، محبت اور بھائی چارے کی بنیاد بن سکتا ہے۔[36]

ہندو یاتریوں کو ویزوں کا اجرا بھی اس بداعتمادی کو کم کرنے کی سمت میں **مثبت قدم** ہے۔ اگر ہندو زائرین کو بھی وہی سہولیات فراہم کی جائیں جیسی سکھ برادری کو دی جاتی ہیں تو یہ پاکستان کے لیے **خیرسگالی کا ذریعہ** بن سکتا ہے اور دونوں ممالک کے تعلقات کو معمول پر لانے میں مدد مل سکتی ہے۔[37]

---

[36] عامر ریاض، مذہبی راہداریاں، کرتارپور اور ہمارا المیہ، ڈان نیوز، 21 مئی، 2021ء

[37] خان، ڈاکٹر رشید احمد، "مذہبی سیاحت: دوستی اور خیرسگالی کے فروغ کا ذریعہ،" *روزنامہ دنیا*. رسائی: 27 جون 2025، https://dunya.com.pk/

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

بین الاقوامی مواقع اور ہمسایہ ممالک سے مقابلہ

پاکستان کو چاہیے کہ وہ ہندوستان، چین، امریکہ اور یورپ جیسے ممالک میں موجود مذہبی کمیونٹیز کو ٹارگٹ کر کے ان کے لیے خصوصی سہولیات فراہم کرے۔ چین سے ہر سال ڈھائی کروڑ سے زائد سیاح بیرون ملک سفر کرتے ہیں۔ اگر پاکستان بہتر منصوبہ بندی کرے تو ان میں سے لاکھوں سیاح یہاں آ سکتے ہیں۔ بھارت، ایران، اور سری لنکا جیسے ممالک پہلے ہی اس شعبے میں نمایاں ترقی کر چکے ہیں، اس لیے پاکستان کو بھی سنجیدہ اقدامات کرنا ہوں گے۔

الغرض مذہبی سیاحت نہ صرف زرمبادلہ حاصل کرنے کا مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے بلکہ یہ عالمی سطح پر پاکستان کا مثبت چہرہ اجاگر کرنے میں بھی مددگار ہو سکتی ہے۔ اس کے لیے سنجیدہ منصوبہ بندی، پالیسی سازی، انفراسٹرکچر کی بہتری، عوامی آگاہی اور قانون سازی کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان دنیا بھر کے سیاحوں کے لیے ایک محفوظ، پرامن، اور پرکشش مقام بن سکے۔[38]

خلاصہ بحث:

اس باب میں مذہبی سیاحت کی معاشی اہمیت، عالمی سطح پر اس کا کردار، اور پاکستان کے لیے اس کے اندرونی و بیرونی امکانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ مذہبی سیاحت عالمی معیشت میں اربوں ڈالر کی آمدنی اور کروڑوں روزگار کے مواقع پیدا کر رہی ہے۔ پاکستان جیسے ملک کے لیے یہ ایک سنہری موقع ہے کہ وہ اپنے مذہبی، تاریخی، اور قدرتی ورثے کو دنیا کے سامنے پیش کر کے نہ صرف زرمبادلہ حاصل کرے بلکہ دنیا میں اپنا مثبت امیج بھی قائم کرے۔ باب میں کرتارپور راہداری، غیر مسلم زائرین کی آمد، اور پاک-بھارت مذہبی پروٹوکول جیسے اقدامات کا جائزہ لیتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ مذہبی سیاحت نہ صرف سفارتی تعلقات کی بہتری کا ذریعہ بن سکتی ہے بلکہ بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دے کر داخلی و خارجی سطح پر پائیدار امن کا راستہ بھی ہموار کر سکتی ہے۔ بحث کے اختتام پر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ پاکستان کو اس شعبے میں سنجیدہ، پائیدار اور عالمی تقاضوں سے ہم آہنگ اقدامات کرنا ہوں گے تاکہ مذہبی سیاحت کو قومی ترقی کا حقیقی ذریعہ بنایا جا سکے۔

---

38 ایضا